بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جماعت احمدیہ

جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر، انچارج شعبہ تصنیف   مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 19 شمارہ نمبر 06 ماہ احسان 1393 ہجری شمسی بمطابق جون 2014ء

قرآن کریم

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ وَاِذَا تُلِیَتۡ عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُہٗ زَادَتۡہُمۡ اِیۡمَانًا وَّعَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ

(الانفال:03)

ترجمہ: مومن صرف وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے توان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کو ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

حدیث مبارکہ

عَنۡ اَبِیۡ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ لِیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ : اِتَّقِ اللّٰہَ حَیۡثُ مَا کُنۡتَ وَاتَّبِعِ السَّیِّئَۃَ الۡحَسَنَۃَ تَمۡحُھَا وَ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی معاشرۃ الناس)

ترجمہ:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا ’’جہاں بھی تم ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر کوئی برا کام کر بیٹھو تو اس کے بعد نیک کام کرنے کی کوشش کرو یہ نیکی اس بدی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے خوش اخلاقی اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔‘‘

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکساری اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔۔۔ یہ جلسہ ایسا تو نہیں کہ دنیا کے میلوں طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے ورنہ بغیر اس کے ہیچ اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اس کا یہ اثر ہے تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد اس اجتماع سے نتائج نیک پیدا نہیں ہوتے۔ ایک معصیت اور طریق ضلالت اور بدعت شنیعہ ہے میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علت غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے۔۔۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں۔ بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے کوئی ٹھٹھا کروں یا چیں بر جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو، جب تک وہ اپنے تئیں ہر ایک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔‘‘

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ نمبر 394 تا 396)

حدیث شریف

مجالس ذکر

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَلَائِكَةً سَیَّارَةً فُضُلًا یَتَبَّعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِیْهِ ذِکْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰی یَمْلَئُوْا مَا بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَی السَّمَآءِ قَالَ: فَیَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ اَیْنَ جِئْتُمْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ :جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَّکَ فِی الْاَرْضِ یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وُیُهَلِّلُوْنَکَ وَیَحْمَدُوْنَکَ وَیَسْاَلُوْنَکَ قَالَ: وَمَاذَا یَسْاَلُوْنِیْ؟ قَالُوا: یَسْاَلُوْنَکَ جَنَّتَکَ قَالَ:وَهَلْ رَاَوْا جَنَّتِیْ؟ قَالُوْا لَا ،اَیْ رَبِّ' قَالَ:فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِیْ قَالُوْا:وَیَسْتَجِیْرُوْنَکَ قَالَ:وَمِمَّا یَسْتَجِیْرُوْنَنِیْ؟ قَالُوا:مِنْ نَارِکَ یَا رَبِّ' قَالَ: وَهَلْ رَاَوْا نَارِیْ؟ قَالُوْا:لَا ،قَالَ:فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِیْ؟ قَالُوْا:وَیَسْتَغْفِرُوْنَکَ' قَالَ:فَیَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَاَعْطَیْتُهُمْ مَا سَاَلُوْا وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ:فَیَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِیْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ : فَیَقُوْلُ :وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی بِهِمْ جَلِیْسُهُم

(مسلم کتاب الذکروالدعاء والتوبة والاستغفارباب فضل مجالس الذکر)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہورہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے اس سایہ برکت سے معمور ہوجاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں۔ ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کررہے تھے، تیری بڑائی بیان کررہے تھے، تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے۔ کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ نہیں، اے میرے رب! انہوں نے تیری جنت دیکھی تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: ان کی کیا کیفیت ہوگی اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں؟ فرشتے اس پر کہتے ہیں تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں؟ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا۔ اور میں نے ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی۔ اس پر فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ان میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا وہ وہاں سے گزرا اور ان کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماش بین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں رہتا۔

مشعلِ راہ

جلسوں میں آنے کا مقصد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

’’یہ جلسے بھی ایک خاص مقصد لئے ہوئے ہوتے ہیں جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی تحریرات اور اشتہارات میں ذکر فرمایا ہے اور وہ باتیں یا مقاصد جن کیلئے آپؑ نے جلسے کا اہتمام فرمایا ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے۔ خدا تعالیٰ کی معرفت محض اس کے فضل سے بڑھے اور بڑھانے کی توفیق ملے۔ تیسرے یہ کہ آپس میں محبت، پیار، اخوت اور بھائی چارہ بڑھے اور چوتھے یہ کہ تبلیغی سرگرمیوں کی طرف توجہ پیدا ہو۔

پس آپ میں سے ہر ایک ان مقاصد کو سامنے رکھنے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی دعاؤں کے طفیل جو روحانی ماحول میسر آیا ہے اور اس ماحول کو پیدا کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ یہاں کے پروگرام ایسے بنائے جاتے ہیں کہ ماحول پیدا ہو۔ پروگراموں میں عبادات کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔ فرض نمازوں کے ساتھ تہجد کا بھی انتظام ہے تاکہ وہ جن کے لئے انفرادی طور پر تہجد پڑھنا مشکل ہے، اٹھنا مشکل ہے، اجتماعی تہجد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان تین دنوں میں اس میں شامل ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے عین ممکن ہے کہ وہ ان دنوں میں سنجیدگی سے دعائیں کریں تو بہت سوں کو پھر تہجد مستقل پڑھنے کی عادت بھی پڑ جائے۔ نوافل کی طرف توجہ پیدا ہو۔ ذکر الٰہی کی طرف توجہ پیدا ہو۔ کیونکہ ایک احمدی سے اس ماحول میں جو جلسے کا ماحول ہے یہ توقع کی جاتی ہے کہ ان دنوں میں جہاں وہ دینی باتیں سن کر دینی علم بہتر کرنے کی کوشش کرے، اپنی دینی اور روحانی حالت کو سنوارتے ہوئے خدا تعالیٰ کی معرفت میں بڑھنے کی کوشش کرے۔ اور خدا تعالیٰ کی معرفت میں بڑھنے کے لئے عبادات اور ذکر الٰہی بہت اہم ہیں۔ جب یہ ایک کوشش سے کی جائے تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے معرفت الٰہی میں ترقی کا باعث ہوتی ہے۔ پس معرفت الٰہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے آپس میں محبت و پیار کی فضا بھی پیدا کرتی ہے۔ اس طرف توجہ دلاتی ہے اور ایک تڑپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے اور انسانیت کو اس سے فیضیاب کرنے کے لیے دعاؤں کیطرف بھی مائل کرتی ہے۔ یہ سب کچھ بیشک خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتا ہے لیکن اس کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں کوشش کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں پہل کرتے ہوئے تمہاری حالتوں کو سنواروں گا بلکہ آنحضرت ﷺ کے ذریعہ ہمیں خدا تعالیٰ کا یہی پیغام ملا ہے اور قرآن کریم میں بھی کہ تم ایک قدم آؤ میں دو قدم بڑھوں گا۔ تم چل کر آؤ میں دوڑ کر آؤں گا۔

(صحیح مسلم باب فضل الذکر والدعاء والتقرب الی اللّٰہ)

پس یہ قدم بڑھانے اور چل کر خدا تعالیٰ کی طرف جانے کے عمل ہمیں پہلے کرنے ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی وسیع تر رحمت کی وجہ سے ہمارے اٹھنے والے قدموں کی گنتی کو کئی گنا بڑھا دے گا اور ہمارے چلنے کے فاصلوں کو جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے اور اس کا فضل چاہنے کے لئے طے کئے جا رہے ہیں اس طرح کم کردے گا کہ اس دُوری اور بُعد کا احساس ہی ختم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہی بات آپ کو قرآن کریم میں بھی فرمائی ہے جیسا کہ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) یعنی وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کی اپنے راستوں کی طرف راہنمائی کریں گے۔ پس یہ ہے خدا تعالیٰ کا اپنے بندوں کیلئے پیارا انداز۔ ایک تو اس کے اپنے بندوں پر عمومی انعامات اور احسانات ہیں رب ہونے کے ناطے اور رحمٰن ہونے کے ناطے۔ اور ایک وہ سلوک ہے جو خاص بندوں سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور جب اس سلوک سے حصہ پانے والے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں تو وہ انہیں اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جاتا ہے اور اپنے انعامات کی بارش ان پر برساتا چلا جاتا ہے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جب ہم یہاں اپنے دنیاوی دھندے چھوڑ کر جمع ہوتے ہیں، کاروبار کو چھوڑ کر جمع ہوتے ہیں، ملازمتوں سے رخصتیں لے کر جمع ہوتے ہیں تو پھر خالص ہو کر اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرنے والے بن جائیں ورنہ ہمارا اس جلسے میں آنا محض دنیاوی اغراض کے لئے ہوگا۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 14 اگست 2009۔ الفضل انٹرنیشنل 04 تا 10 ستمبر 2009)

جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جلسہ سالانہ کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک دور سے ہوا اور آج تک جاری ہے اور اسی کے تسلسل میں دنیا کے ہر کونے میں پھیلے احمدی اپنے اپنے ملک میں جلسہ سالانہ کا اہتمام کرتے ہیں اور خلیفہ وقت کی ہدایات کی روشنی میں جلسہ کے انتظامات کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے مختلف مواقع پر جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں اور جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کو قیمتی ہدایات سے نوازا ہے۔ ان ہدایات میں سے چند ہدایات قارئین کی راہنمائی کے لئے یہاں تحریر کی جاتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ فرماتے ہیں:۔

''☆ پہلی بات تو یہ ہے کہ مسجد میں اور مسجد کے ماحول میں اس کے آداب اور تقدس کا خیال رکھیں۔

☆ جلسہ کے دنوں میں یہ مارکی بھی مسجد کا ہی متبادل ہے بلکہ یہ پورا علاقہ یعنی جلسہ گاہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق وہی نظارے نظر آنے چاہئیں جو ایک ایسے پاکیزہ مقدس ماحول میں ہونے چاہئیں۔ جہاں صرف اللہ اور اس کے رسول کی باتیں ہو رہی ہوں، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی باتیں ہو رہی ہوں۔

☆ جلسہ کے ایام ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ بڑی باقاعدگی کے ساتھ توجہ کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔

☆ نمازوں اور جلسے کی کارروائی کے دوران بچوں کی خاموشی کا بھی انتظام ہونا چاہئے ڈیوٹی والے بھی اس چیز کا خاص خیال رکھیں اور مائیں اور باپ بھی اس کا بہت خاص خیال رکھیں اور ڈیوٹی والوں سے اس سلسلے میں تعاون کریں۔ جو جگہیں بچوں کے لئے بنائی گئے ہیں وہاں جا کے چھوٹے بچوں کو بٹھائیں تا کہ باقی جلسہ سننے والے ڈسٹرب نہ ہوں۔

☆ جلسہ کے دوران اگر کسی غیر از جماعت مہمان کی تقریر آپ سنیں، اس میں سے آپ کو کوئی بات پسند آئے اور اس کو خراج تحسین دینا چاہتے ہوں تو اس کے لئے تالیاں بجانے کی بجائے جو ہماری روایات ہیں اللہ اکبر کا نعرہ لگانا، ماشاءاللہ وغیرہ کہنا ایسے کلمات ہی کہنے چاہئیں کیونکہ تالیاں بجانا ہمارا شعار نہیں ہے۔ ہماری اپنی بھی کچھ روایات ہیں اور انکا خیال رکھنا چاہئے اور دنیا میں جہاں جہاں جلسے ہوتے ہیں انہیں روایات کا خیال رکھنا چاہئے۔

☆ ان ایام میں پورے التزام سے نمازوں کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دیں۔ لنگر خانے یا جہاں جہاں بھی ڈیوٹیاں ہیں وہاں بھی کارکنان کی باقاعدہ نمازوں کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے۔ اور ان کے افسران کی ذمہ داری ہے کہ اس بات کا خیال رکھیں۔

☆ فضول گفتگو سے اجتناب کریں آپس کی گفتگو میں دھیما پن اور وقار قائم رکھیں۔ سخت گفتگو، تلخ گفتگو سے پرہیز کرنا چاہئے۔ کیونکہ محبت اور بھائی چارے کی فضا بھی اسی طرح پیدا ہوگی۔ بات چیت میں بھی ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔

☆ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر نوجوانوں میں تُو تُو مَیں مَیں شروع ہو جاتی ہے اس سے اجتناب کرنا چاہئے پرہیز کرنا چاہئے، بچنا چاہئے۔

☆ ٹولیوں میں بعض دفعہ بیٹھے ہوتے ہیں اور قہقہے لگا رہے ہوتے ہیں، باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ بھی اچھی عادت نہیں ہے۔ بعض دفعہ بہت غیر ملکی بھی یہاں آئے ہوئے ہیں ان لوگوں کی مختلف زبانیں ہیں، زبانیں نہیں سمجھتے جب آپ بات کر رہے ہوں اور کوئی قریب سے گزرنے والا بعض دفعہ سمجھ لیتا ہے کہ شاید میرے پہ کوئی تبصرہ ہو رہا ہے یا مجھ پر ہنسا جا رہا ہے تو ماحول کو خوشگوار رکھنے کے لئے ان چیزوں سے بھی بچنا چاہئے۔

☆ جو مہمان آ رہے ہیں وہ بھی یہ خیال رکھیں کہ نظم و ضبط کا خاص خیال رکھیں اور منتظمین جلسہ سے پورا پورا تعاون کریں۔ ان کی ہر طرح اطاعت کریں۔

☆ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں ایک دوسرے پر مذاق میں ہو رہی ہوتی ہیں وہ بھی بعض دفعہ بڑی لڑائیوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں ان سے بھی پرہیز کریں، اجتناب کریں۔ اور زبان کی نرمی بڑی ضروری ہے۔ اور دونوں مہمان بھی اور میزبان بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ نرم زبان کا استعمال ہو اور کسی بھی قسم کی سختی دونوں طرف سے نہیں ہونی چاہئے۔ اور پیار سے، محبت سے ایک دوسرے سے ان دنوں پیش آئیں بلکہ ہمیشہ پیش آئیں اور خاص طور پر دعاؤں میں یہ دن گزاریں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں اور جلسے کی جو خاص برکات ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

☆ حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے میں یہ پہلے بیان کر چکا ہوں کہ یہ جماعتی جلسہ ہے اس کو میلہ نہ سمجھیں کیونکہ آپس میں ملاقاتیں یا فیشن کا اظہار تو یہاں مقصود نہیں ہے۔ عورتیں اکٹھی ہوں تو باتیں شروع کر دیتی ہیں اور پھر ختم نہیں ہوتیں۔ ان کو بھی احتیاط کرنی چاہئے اور انتظامیہ اس کا خاص خیال رکھے اور نگرانی کرے۔

☆ قیمتی اشیاء اپنی نقدی یا پیسے وغیرہ کی حفاظت بھی آپ پر فرض ہے کہ خود کریں۔ کیونکہ یہاں بہت سے لوگ آئے ہوئے ہیں اور کھلی جگہیں ہیں ٹینٹ میں اجتماعی قیام گاہیں ہیں تو بعد میں شکایات نہیں ہونی چاہئیں۔ اس لئے خود اپنی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 30 جولائی 2004۔ الفضل انٹرنیشنل 20 تا 26 اگست 2004)

آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

☆ یہ ماحول جو ہمیں ملا ہے جس میں ہم آئندہ انشاءاللہ تین دن گزاریں گے اس میں ہر مرد، عورت، جوان اور بوڑھا اپنے جائزے لیتے ہوئے خدا تعالیٰ سے یہ دعا مانگے اور کوشش کرے کہ خدا تعالیٰ مجھے ہمیشہ ایک کوشش کے ساتھ اپنے راستوں پر چلتے رہنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ جب تمام دعائیں ایک مقصد کے لئے یکجا ہو کر آسمان کو پہنچتی ہیں اور مقصد بھی وہ جس کے حصول کے لئے خود خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو توجہ دلائی ہے تو پھر یقیناً یہ دعائیں اور کوششیں بارگاہ الٰہی میں قبولیت کا درجہ پاتی ہیں۔

☆ پس ان دنوں میں۔۔۔ اپنے جائزے لیں اور بہت دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں کہ جب اس نے ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے تو ان معیاروں کے حصول کی بھی توفیق عطا فرمائے جو آپ اپنی جماعت سے چاہتے ہیں۔ صرف دنیاداری اور دنیاوی چیزوں میں آگے بڑھتا ہمارا مقصود نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا اور نیکیوں میں سبقت لے جانا ہمارا مقصود ہو۔

☆ کارکنان ہیں تو وہ بھی چلتے پھرتے، کام کرتے، ذکر الٰہی اور استغفار کرتے رہیں اور اس بات پر خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے جن سے حسن سلوک اور حسن خُلق سے پیش آنا ان کا فرض ہے۔

جو آنے والے مہمان ہیں وہ اگر سوچیں تو ان کے لئے بھی دوہری خوشی ہے اس کے لئے پھر انہیں خدا تعالیٰ کے آگے شکر کے جذبات سے سر جھکانے والا بننا چاہئے۔ ایک خوشی تو یہ ہے کہ ہم ان لوگوں میں شامل ہوئے جو اس الہام کو پورا کرنے والے بنے کہ یَأْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اور دوسرے دور دراز کے سفر کر کے آنے کی وجہ سے اور اس جلسے میں شامل ہونیکی وجہ سے ان دعاؤں سے فیض پانے والے بھی بنے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شاملین جلسہ کے لئے کی ہیں۔ پس جن لوگوں کے آنے کا الہام میں ذکر ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے آپؑ کے پاس آتے تھے یا آئے تھے۔ اگر یہ بات ہر ایک اپنے ذہن میں رکھے تو ہر احمدی دوسرے کے لئے محبت اور مؤدت کا اظہار کرنے والا بن جائے اور عبادت گزار بننے کی کوشش کرنے والا بن جائے۔ عبادتوں کی طرف رغبت پیدا ہو۔ عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اور پھر جب استغفار کے ساتھ،

Vol. 19 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 06
Ahmadiyya Muslim Jamaat,National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652,Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

دعاؤں کے ساتھ اس کو قائم رکھنے کے لئے مستقل کوشش ہو رہی ہوگی تو اللہ تعالیٰ کمزوریوں کو بھی دور کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔۔۔پس اگر خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی دعاؤں کے حصول کے لئے اس جلسہ میں شامل ہوتے ہیں تو ان توقعات پر پورا اترنے کی ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے جن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہم سے توقع فرمائی ہیں۔

☆ جلسہ کے ان دنوں میں جہاں اپنے لئے دعا کریں وہاں اپنے ان بھائیوں کے لئے بھی دعا کریں، ان کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں جو پاکستان یا دنیا کے کسی بھی ملک میں احمدیت کی وجہ سے مخالفین کی سختیوں اور دشمنیوں کا سامنا کر رہے ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 14 اگست 2009۔ الفضل انٹرنیشنل 04 تا 10 ستمبر 2009ء)

خدا تعالیٰ ہم سب کو ان ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعاؤں کی تحریک

خطبہ جمعہ 30 مئی 2014

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بار پھر احبات جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے تحریک فرمائی ہے کہ ان دعاؤں کو کثرت سے پڑھا کریں۔ احباب جماعت کے استفادہ کے لئے دعائیں درج ہیں۔

سورۃ الفاتحۃ

1۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن۔الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم۔مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن۔إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْن۔

درود شریف

2۔اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

3۔سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۔اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

4۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّاب۔

5۔ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَاوَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْن۔

6۔اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

7۔اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

8۔رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ۔

9۔رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِيْ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْن۔

10۔يَارَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِيْ وَمَزِّقْ اَعْدَآءَكَ وَ اَعْدَآئِيْ وَاَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَاَرِنَا اَيَّامَكَ وَشَهِّرْ لَنَا حُسَامَكَ وَلَاتَذَرْمِنَ الْكَافِرِيْنَ شَرِيْرًا۔

کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

پھول تم پر فرشتے نچھاور کریں

آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں گنتے تھے دن اَپنی تسکین جاں کے لئے
پھر وہ چہرے ہویدا ہوئے جن کی یادیں قیامت تھیں قلب تپاں کے لئے
جن کے اخلاص اور پیار کی ہر اَدا ، بے غرض ، بے ریا ، دل نشیں ، دلرُبا
بے صدا جن کی آنکھوں کا کرب و بلا ، کربلا ہے دل عاشقاں کے لئے
پیار کے پھول دل میں سجائے ہوئے ، نور ایماں کی شمعیں اٹھائے ہوئے
قافلے دُور دیسوں سے آئے ہوئے ، غمزدہ اک بدیس آشیاں کے لئے
دیر کے بعد اے دُور کی راہ سے آنے والو ! تمہارے قدم کیوں نہ لیں
میری ترسی نگاہیں کہ تھیں منتظر ، اِک زمانے سے اِس کارواں کے لئے
پھول تم پر فرشتے نچھاور کریں ، اور کشادہ ترقی کی راہیں کریں
آرزوئیں مری جو دُعائیں کریں ، رنگ لائیں مرے میہماں کے لئے
میرے آنسو تمہیں دیں رم زندگی ، دور تم سے کریں ہر غم زندگی
میہماں کو ملے جو دم زندگی ، وہی اَمرت بنے میزباں کے لئے
نور کی شاہراہوں پہ آگے بڑھو ، سال کے فاصلے لمحوں میں طے کرو
خوں بڑھے میرا تم جو ترقی کرو ، قرۃ العین ہو سارباں کے لئے
تم چلے آئے میں نے جو آواز دی ، تم کو مولیٰ نے توفیق پرواز دی
پر کریں ، پر شکستہ وہ کیا جو پڑے رہ گئے چشمک دشمناں کے لئے
میری ایسی بھی ہے ایک رُوداد غم ، دل کے پردے پہ ہے خون سے جو رقم
دل میں وہ بھی ہے اِک گوشہ محترم ، وقف ہے جو غم دوستاں کے لئے
یاد آئی جب ان کی گھٹا کی طرح ، ذکر ان کا چلا نم ہوا کی طرح
بجلیاں دل پہ کڑکیں بلا کی طرح ، رُت بنی خوب آہ و فغاں کے لئے
پھر اُفق تا اُفق ایک قوس قزح ، اُن کے پیکر کا آئینہ بن کر سجی
اک حسیں یاد لے جیسے انگڑائیاں عالم خواب میں خفتگاں کے لئے
ہر تصور سے تصویر اُبھرنے لگی ، نام بن کر زباں پر اُترنے لگی
ذکر اِتنا حسیں تھا کہ ہر لفظ نے فرط الفت سے بوسے زباں کے لئے
اُن کی چاہت میرا مدعا بن گیا، میرا پیار اُن کی خاطر دُعا بن گیا
بالیقیں اُن کا ساتھی خدا بن گیا ، وہ بنائے گئے آسماں کے لئے
حبس کیسا ہے میرے وطن میں جہاں ، پا بہ زنجیر ہیں ساری آزادیاں
ہے فقط ایک رستہ جو آزاد ہے ، یورش سیل اشک رواں کے لئے
ایسے طائر بھی ہیں جو کہ خود اپنے ہی آشیانے کے تنکوں میں محصور ہیں
اُن کی بگڑی بنا میرے مشکل کشا ، چارہ کر کچھ غم بیکساں کے لئے
بن کے تسکیں خود اُن کے پہلو میں آ ، لاڈ کر، دے اُنھیں لوریاں ، دل بڑھا
دُور کر بد بلا، یا بتا کتنے دن اور ہیں صبر کے امتحاں کے لئے؟

(کلام طاہر)